روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 17 دسمبر 2012ء 3 صفر 1434 ہجری 17 فتح 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 290

سجدوں سے میری مدد کرو

حضرت ابوفراس ربیعہؓ بن کعب اسلمی رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے اور اہل صفہؓ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا آپؐ کیلئے وضو کا پانی اور ضرورت کا سامان لاتا تھا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا ''مجھ سے مانگو'' میں نے عرض کیا میں آپ کی جنت میں رفاقت مانگتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، بس یہی یا اس کے علاوہ کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپؐ نے فرمایا اپنے نفس کے بارہ میں بہت سجدوں کے ذریعہ میری مدد کرو۔

(ریاض الصالحین باب فی المجاھدة حدیث :106)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دن آنحضرت ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دوستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی رسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ رسی ام المومنین زینب نے باندھی ہے۔ جب وہ کھڑی کھڑی عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس رسی کو کھول دو۔ تم میں سے ہر شخص کو اس وقت تک عبادت کرنی چاہئے جب تک نماز میں دل لگا رہے۔

(بخاری کتاب التھجد باب مایکرہ من التشدید فی العبادة)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن بنی اسد قبیلہ کی ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں حضرت نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ کون عورت ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ یہ فلاں عورت ہے جو رات بھر عبادت کرتی ہے اور سوتی نہیں۔ پھر اس کے نماز پڑھنے کی کیفیت بیان کی۔ اس پر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ بس اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو ثواب دینے سے تھکتا نہیں۔ تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔ (بخاری کتاب التھجد باب مایکرہ من التشدید فی العبادة)

16ھ میں مسلمانوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی سرکردگی میں مدائن پر چڑھائی کی تو حضرت سلمان فارسیؓ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ حضرت سعد نے دریائے دجلہ کو عبور کر کے مدائن پر حملہ کرنے کے لئے کشتیوں کی تلاش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ کیونکہ ساری کشتیوں پر دشمن کا قبضہ تھا۔ اس دوران دجلہ میں سخت طغیانی آئی۔ مگر مجاہدین نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ اس موقعہ پر حضرت سلمانؓ نے سالار لشکر حضرت سعدؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اسلام ہردم نو بہ نو اور تر و تازہ ہے مسلمانوں کے لئے سمندر بھی اسی طرح مسخر کر دیئے گئے ہیں جس طرح خشکی، مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں مسلمان کی جان ہے مسلمان اس دریا سے صحیح سلامت اس طرح فوج درفوج نکلیں گے جیسے وہ فوج درفوج اس میں داخل ہوئے تھے۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلمانؓ کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ حرف بہ حرف پورے ہوئے اور تمام لوگ صحیح سالم باہر نکلے۔ کوئی شخص ڈوبنے نہ پایا اور نہ ہی کوئی چیز گم ہوئی۔ (طبرانی جلد3 ص122)

بے ذوقی کی وجہ سے نماز ترک نہ کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے ترکِ نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آجاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔

دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں۔ اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز و دُعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 310)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 29

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

بعض لوگوں کے دلوں میں اِس موقع پر یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ کیا ایک سچے مذہب کے لئے لڑائی کرنا جائز ہے؟

یہودیت اور عیسائیت کی تعلیم دربارہ جنگ

میں اِس جگہ اس سوال کا جواب بھی دے دینا ضروری سمجھتا ہوں جہاں تک مذاہب کا سوال ہے لڑائی کے بارہ میں مختلف تعلیمیں ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم لڑائی کے بارہ میں اُوپر درج کر آیا ہوں۔ تورات کہتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ بزور کنعان میں گھس جائیں اور اُس جگہ کی قوموں کو شکست دے کر اس علاقہ میں اپنی قوم آباد کریں مگر باوجود اس کے کہ موسیٰ نے یہ تعلیم دی اور باوجود اس کے کہ یوشع، داؤد اور دوسرے انبیاء نے اِس تعلیم پر متواتر عمل کیا یہودی اور عیسائی اُن کو خدا کا نبی اور تورات کو خدا کی کتاب سمجھتے ہیں۔ موسوی سلسلہ کے آخر میں حضرت مسیحؑ ظاہر ہوئے اُن کی جنگ کے متعلق یہ تعلیم ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے اس سے استنباط کرتے ہوئے عیسائی قوم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ مسیح نے لڑائی سے قوموں کو منع کیا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل میں اس تعلیم کے خلاف اور تعلیمیں بھی آئی ہیں۔ مثلاً انجیل میں لکھا ہے:۔

”یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں، صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں“

اسی طرح لکھا ہے:۔

”اُس نے اُنہیں کہا پر اَب جس کے پاس بٹوا ہو لیوے اور اسی طرح جھولی بھی۔ اور جس کے پاس تلوار نہیں اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خریدے“۔

یہ آخری دو تعلیمیں پہلی تعلیم کے بالکل متضاد ہیں۔ اگر مسیح جنگ کرانے کے لئے آیا تھا تو پھر ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا گال پھیر دینے کے کیا معنی تھے؟ پس یا تو یہ دونوں قسم کی تعلیمیں متضاد ہیں یا اِن دونوں تعلیموں میں سے کسی ایک کو اس کے ظاہر سے پھرا کر اس کی کوئی تأویل کرنی پڑے گی۔ میں اِس بحث میں نہیں پڑتا کہ ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا گال پھیر دینے کی تعلیم قابلِ عمل ہے یا نہیں۔ میں اس جگہ پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اوّل عیسائی دنیا نے اپنی ساری تاریخ میں جنگ سے دریغ نہیں کیا۔ جب عیسائیت شروع شروع میں روما میں غالب تھی تب بھی اُس نے غیر قوموں سے جنگیں کیں۔ دفاعی ہی نہیں بلکہ جارحانہ بھی اور اب جبکہ عیسائیت دنیا میں غالب آگئی ہے اب بھی وہ جنگیں کرتی ہے۔ دفاعی ہی نہیں بلکہ جارحانہ بھی۔ صرف فرق یہ ہے کہ جنگ کرنے والوں میں سے جو فریق جیت جاتا ہے اُس کے متعلق کہہ دیا جاتا تھا کہ وہ کرسچن سویلزیشن کا پابند تھا۔ کرسچن سویلزیشن اِس زمانہ میں صرف غالب اور فاتح کے طریق کا نام ہے اور اس لفظ کے حقیقی معنی اب کوئی بھی باقی نہیں رہے۔ جب دو قومیں آپس میں لڑتی ہیں تو ہر قوم اِس بات کی مدعی ہوتی ہے کہ وہ کرسچن سویلزیشن کی تائید کر رہی ہے اور جب کوئی قوم جیت جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس جیتی ہوئی قوم کا طریق کار ہی کرسچن سویلزیشن ہے۔ مگر بہر حال مسیحؑ کے زمانہ سے آج تک عیسائی دنیا جنگ کرتی چلی آرہی ہے اور قرائن بتاتے ہیں کہ جنگ کرتی چلی جائے گی۔ پس جہاں تک مسیحی دنیا کے فیصلہ کا تعلق ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ”تم اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خریدو“۔ ”اور میں صلح کرانے کے لئے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں“۔ یہ اصل قانون ہے اور ”تو ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا بھی پھیر دے“۔ یہ قانون یا تو ابتدائی عیسائی دنیا کی کمزوری کے وقت مصلحتاً اختیار کیا گیا تھا یا پھر عیسائی افراد کے باہمی تعلقات کی حد تک یہ قانون محدود ہے۔ حکومتوں اور قوموں پر یہ قانون چسپاں نہیں ہوتا۔ دوسرے اگر یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ مسیحؑ کی اصل تعلیم جنگ کی نہیں تھی بلکہ صلح ہی کی تھی تب بھی اس تعلیم سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص اس تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ خدا کا برگزیدہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ عیسائی دنیا آج تک موسیٰؑ اور یوشعؑ اور داؤدؑ کو خدا کا برگزیدہ قرار دیتی ہے بلکہ خود عیسائیت کے زمانہ کے بعض قومی ہیرو جنہوں نے اپنی قوم کے لئے جان کو خطرہ میں ڈال کر دشمنوں سے جنگیں کی ہیں مختلف زمانہ کے پوپوں کے فتویٰ کے مطابق آج سینٹ کہلاتے ہیں۔

جنگ کے متعلق اِسلام کی تعلیم

اِسلام اِن دونوں قسم کی تعلیموں کے درمیان درمیان تعلیم دیتا ہے یعنی نہ تو وہ موسیٰؑ کی طرح کہتا ہے کہ تو جارحانہ طور پر کسی ملک میں گھس جا اور اُس قوم کو تہہ تیغ کر دے اور نہ وہ اِس زمانہ کی بگڑی ہوئی مسیحیت کی طرح ببانگِ بلند یہ کہتا ہے ”اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دے“۔ مگر اپنے ساتھیوں کے کان میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ تم اپنے کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خریدلو۔ بلکہ اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جو امن اور صلح کے قیام کے لئے ایک ہی ذریعہ ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تو کسی چیز پر حملہ نہ کر لیکن اگر کوئی شخص تجھ پر حملہ کرے اور اس کا مقابلہ نہ کرنا فتنہ کے بڑھانے کا موجب نظر آئے اور راستی اور امن اُس سے مٹتا ہو تب تو اُس کے حملہ کا جواب دے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس سے دنیا میں امن اور صلح قائم ہوسکتی ہے۔ اِس تعلیم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ آپ مکہ میں برابر تکلیفیں اُٹھاتے رہے، لیکن آپ نے لڑائی کی طرح نہ ڈالی۔ مگر جب مدینہ میں آپ ہجرت کر کے تشریف لے گئے اور دشمن نے وہاں بھی آپ کا پیچھا کیا تب خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ چونکہ دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے اور اسلام کو مٹانا چاہتا ہے اس لئے راستی اور صداقت کے قیام کے لئے آپ اس کا مقابلہ کریں۔ قرآن کریم میں جو متفرق احکام اس بارہ میں آئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ......

(الحج : 40 تا 42) یعنی اس لئے کہ اِن (مسلمانوں) پر ظلم کیا گیا اور ان مسلمانوں کو جن سے دشمن نے لڑائی جاری کر رکھی ہے، آج جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور اللہ یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے۔ ہاں ان مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جن کو اُن کے گھروں سے بغیر کسی جرم کے نکال دیا گیا۔ اُن کا صرف اتنا ہی جرم تھا (اگر یہ کوئی جرم ہے) کہ وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ بعض ظالم لوگوں کو دوسرے عادل لوگوں کے ذریعہ سے ظلم روکتا نہ رہے تو گرجے اور مناسٹریاں اور عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں خدا تعالیٰ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے ظالموں کے ہاتھ سے تباہ ہو جائیں (پس دنیا میں مذہب کی آزادی قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ مظلوموں کو اور ایسی قوموں کو جن کے خلاف دشمن پہلے جنگ کا اعلان کر دیتا ہے جنگ کی اجازت دیتا ہے) اور یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اگر دنیا میں طاقت پکڑ جائیں تو خدا تعالیٰ کی عبادتوں کو قائم کریں گے اور غریبوں کی خبر گیری کریں گے اور نیک اور اعلیٰ اخلاق کی دنیا کو تعلیم دیں گے اور بُری باتوں سے دنیا کو روکیں گے اور ہر جھگڑے کا انجام وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

اِن آیات میں جو مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دینے کے لئے نازل ہوئی ہیں بتایا گیا ہے کہ جنگ کی اجازت اسلامی تعلیم کی رو سے اُسی صورت میں ہوتی ہے، جب کوئی قوم دیر تک کسی قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے اور ظالم قوم اس کے خلاف بلا وجہ جنگ کا اعلان کر دے اور اس کے دین میں دخل اندازی کرے اور ایسی مظلوم قوم کا فرض ہوتا ہے کہ جب اُسے طاقت ملے تو وہ مذہبی آزادی دے اور اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھے کہ خدا تعالیٰ اُس کو غلبہ بخشے تو وہ تمام مذاہب کی حفاظت کرے اور اُن کی مقدس جگہوں کے ادب اور احترام کا خیال رکھے اور اس غلبہ کو اپنی طاقت اور شوکت کا ذریعہ نہ بنائے بلکہ غریبوں کی خبر گیری، ملک کی حالت کی درستی اور فساد اور شرارت کے مٹانے میں اپنی قوتیں صرف کرے۔ یہ کیسی مختصر اور جامع تعلیم ہے۔ اس میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے اور اگر اب وہ جنگ کریں گے تو وہ مجبوری کی وجہ سے ہوگی ورنہ جارحانہ جنگ اسلام میں منع ہے اور پھر کس طرح شروع میں بھی یہ کہہ دیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو غلبہ ضرور ملے گا۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اُن کو اپنے غلبہ کے ایام میں بجائے حکومت سے اپنی جیبیں بھرنے کے اور اپنی حالت سدھارنے کے غرباء کی خبر گیری اور امن کے قیام اور فساد کے دور کرنے اور قوم اور ملک کو ترقی دینے کی کوشش کرنے کو اپنا مقصد بنانا چاہئے۔

(۲) پھر فرماتا ہے۔

......(البقرة: 191 تا 194) یعنی اُن لوگوں سے جو تم سے جنگ کر رہے ہیں تم بھی محض اللہ کی خاطر جس میں تمہارے اپنے نفس کا غصہ اور نفس کی ملونی شامل نہ ہو جنگ کرو اور یاد رکھو کہ جنگ میں بھی کوئی ظالمانہ فعل اختیار مت کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو بہر حال پسند نہیں کرتا۔ اور جہاں کہیں بھی تمہاری اور اُن کی جنگ کے ذریعہ سے مٹھ بھیڑ ہو جائے وہاں تم اُن سے جنگ کرو اور یونہی اِکّا دُکّا ملنے والے پر حملہ مت کرو۔ اور چونکہ انہوں نے تمہیں لڑائی کے لئے نکلنے پر مجبور کیا ہے تم بھی اُنہیں اُن کے جواب میں لڑائی کا چیلنج دو اور یاد رکھو کہ قتل اور لڑائی کی نسبت دین کی وجہ سے کسی کو دُکھ میں ڈالنا زیادہ خطرناک گناہ ہے۔ پس تم ایسا طریق نہ اختیار کرو کیونکہ یہ بے دین لوگوں کا کام ہے۔ اور چاہئے کہ تم مسجد حرام کے پاس اُن سے اُس وقت تک جنگ نہ کرو جب تک وہ جنگ کی ابتدا نہ کریں کیونکہ اس سے حج اور عمرہ کے راستہ میں روک پیدا ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ خود ایسی جنگ کی ابتدا کریں تو پھر تم مجبور ہو اور تمہیں جواب دینے کی اجازت ہے۔ جو لوگ عقل اور انصاف کے احکام کو ردّ کر دیتے ہیں اُن کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر اُنہیں ہوش آجائے اور وہ اس بات سے رُک جائیں تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اِس لئے تم کو بھی چاہئے کہ ایسی صورت میں اپنے ہاتھوں کو روک لو اور اس خیال سے کہ یہ حملہ میں ابتدا کر چکے ہیں جوابی حملہ نہ کرو۔ اور چونکہ وہ لڑائی شروع کر چکے ہیں تم بھی اُس وقت تک لڑائی کو جاری رکھو جب تک کہ دین میں دخل اندازی کرنے کے طریق کو وہ نہ چھوڑیں اور وہ تسلیم نہ کر لیں کہ دین کا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس میں جبر کرنا کسی انسان کے لئے جائز نہیں۔ اگر وہ یہ طریق اختیار کر لیں اور دین میں دخل اندازی سے باز آجائیں تو فوراً لڑائی بند کر دو کیونکہ سزا صرف ظالموں کو دی جاتی ہے۔ اور اگر وہ اس قسم کے ظلم سے باز آجائیں تو پھر اُن سے لڑائی کرنا جائز نہیں ہوسکتا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم

تقریب نکاح و بیعت، ممبران یورپین پارلیمنٹ سے ملاقات اور ان کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2 دسمبر 2012ء

ہالینڈ میں نماز فجر کا وقت سوا سات بجے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پیدل اور سائیکل پر سیر

صبح دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ مضافاتی علاقہ ایک جنگل پر مشتمل ہے جس میں پیدل سیر کے لئے اور سائیکل چلانے کے لئے مختلف راستے اور ٹریک (Track) بنے ہوئے ہیں۔ اس جنگل کے وسط میں ایک جھیل بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل سیر کرتے ہوئے اس جھیل تک تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے واپسی کے لئے سائیکل استعمال فرمایا اور دوسرے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد گیارہ بجکر بیس منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

ایک بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نکاح میں شرکت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ سنبل ناز صاحبہ بنت مکرم ارشاد احمد صاحب سڈنی (آسٹریلیا) کا عزیزم خالد احمد ابن مکرم شیخ عبدالمالک صاحب ہالینڈ کے ساتھ طے پایا تھا۔ عزیزہ سنبل ناز صاحبہ کی طرف سے مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن نے بحیثیت وکیل ایجاب و قبول کیا۔

تقریب بیعت

نکاح کے اعلان کے بعد ایک بیعت کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دونوں خوشی کے موقعے ہیں اس لئے بیعت کے بعد دعا اکٹھی ہو جائے گی۔

چنانچہ اعلان نکاح کے بعد، بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست فاروق احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ موصوف گزشتہ چھ سات ماہ سے زیر دعوت تھے اور آج ہی بیعت فارم پُر کیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس نومبائع دوست سے گفتگو فرمائی اور بیعت کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ کیمپ میں قیام کے دوران احمدی دوست نے دعوت الی اللہ کی پھر انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک سے رابطہ ہوا۔ بیعت کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نکاح اور بیعت کی اکٹھی دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

3 دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور مختلف رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیلجیئم کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے بیلجیئم کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب جماعت میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ بچیاں ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظم پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ بیلجیئم کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت ہالینڈ کی تین گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں۔ ان میں سے ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے ساتھ جانے والی ان گاڑیوں نے ہالینڈ اور بیلجیئم کے بارڈر تک ساتھ جانا تھا اور وہاں سے جماعت احمدیہ بیلجیئم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہنا تھا۔

بیلجیئم میں آمد

قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد تین بجکر پچاس منٹ پر بارڈر کراس کر کے ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں پہنچے۔ جہاں مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیئم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مربی بیلجیئم، میاں اعجاز احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، فرید یوسف صاحب (سیکرٹری صنعت و تجارت)، مکرم ناصر محمود صاحب (سیکرٹری امور عامہ)، مکرم نعیم احمد شاہین صاحب (سیکرٹری وصایا) اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

ہالینڈ سے یہاں بارڈر تک ساتھ آنے والے احباب مکرم امیر صاحب ہالینڈ ہبۃ النور فرحاخن صاحب، مکرم عبدالحمید درفیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ، حامد کریم محمود صاحب مربی ہالینڈ، زبیر اکمل صاحب (جنرل سیکرٹری)، طاہر احمد محمود صاحب (سیکرٹری امور عامہ، وصایا)، محمد حنیف ھینڈرک صاحب (سیکرٹری جائیداد)، عبدالباسط صاحب (سیکرٹری دعوت الی اللہ)، چوہدری لئیق احمد صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ عبدالقیوم عارف صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہا اور یہاں سے قافلہ برسلز شہر کی طرف روانہ ہوا۔ اب یہاں سے جماعت بیلجیئم کی ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ جبکہ باقی دو گاڑیاں قافلے کے پیچھے تھیں۔

آج پروگرام کے مطابق برسلز میں یورپین پارلیمنٹ میں، بعض ممالک کے ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی اور پھر شام کو یورپین پارلیمنٹ کے ایک ممبر پارلیمنٹ Hon. Charles Tannock کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

یورپین پارلیمنٹ (European Parliament) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام دو روز پر مشتمل تھے۔ آج 3 دسمبر بروز سوموار کے پروگرام کے علاوہ اگلے روز 4 دسمبر 2012ء بروز منگل بھی بعض ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سرکردہ شخصیات سے ملاقاتوں کے علاوہ بعد ازاں دوپہر ایک پریس کانفرنس اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ میں ایک تاریخی خطاب تھا اور اس انتہائی اہم اور تاریخ ساز خطاب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برسلز (بیلجیئم) کا سفر اختیار فرمایا تھا۔

یورپین پارلیمنٹ کی عمارت کے قریب ہی ہوٹل Radisson میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عارضی قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہالینڈ کا بارڈر کراس کر کے وہاں سے برسلز کی طرف روانہ ہوئے اور قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کا سفر طے کرنے کے بعد پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Radisson میں تشریف آوری ہوئی۔

یورپین پارلیمنٹ میں تشریف آوری

ہوٹل میں کچھ دیر قیام کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور یورپین پارلیمنٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپین پارلیمنٹ تشریف آوری ہوئی جہاں پارلیمنٹ کے پروٹوکول (Protocol)

آفیسر اور پارلیمنٹ سیکیورٹی آفیشلز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اس VIP دروازہ سے پارلیمنٹ کی وسیع وعریض عمارت میں لے جایا گیا جو صرف سربراہان مملکت اور ان کے ساتھ آنے والے وفود کے لئے مخصوص ہے۔

برطانیہ کی ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Protocol Room 1 میں لے جایا گیا۔ جہاں ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنی تھی۔ Protocol Rooms ایسے کمرے ہیں جہاں سربراہان مملکت مختلف آفیشلز اور ممبران سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے برطانیہ کی **ممبر یورپین پارلیمنٹ Hon. Marina Yannakoudakis** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس جگہ تشریف فرما تھے وہاں حضور کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری طرف یورپی پارلیمنٹ کا جھنڈا لگا ہوا تھا۔ اس طرح **آج پہلی مرتبہ پارلیمنٹ کے پروٹوکول روم میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔**

ممبر پارلیمنٹ Marina نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملنا میرے لئے باعث فخر ہے اور ان کا تعلق برطانیہ کی Conservative Party سے ہے اور وہ لندن سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ منتخب ہوئی ہیں۔

ملاقات کے شروع میں حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ میں دو دن قیام کر کے ابھی یہاں پہنچے ہی ہیں اس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ بھی سفر سے سیدھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کے لئے پہنچ رہی ہیں۔ قبل ازیں وہ لندن میں بیت فضل اور بیت الفتوح بھی جا چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کس مسئلہ پر بات چیت کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس پر محترمہ نے جواب دیا کہ وہ گھریلو تشدد کے موضوع پر بات کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ممبر آف پارلیمنٹ کے درمیان اس موضوع پر تفصیلی بات ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گھریلو تشدد کا باعث صرف Arranged Marriages کو ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔ یہاں مغرب میں بھی بہت گھریلو تشدد ہے جہاں Arranged Marriages کا اتنا رواج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ مایوسی اور ذہنی تناؤ ہے۔ بہت قسم کے ذہنی تناؤ ہوتے ہیں جس میں معاشی دباؤ اور دیگر مسائل بھی شامل ہیں اور یہی مسائل ہیں جو گھریلو تشدد کی طرف لے جاتے ہیں، یہ اصل مسائل ہیں جنہیں حل کرنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں خود اپنی کمیونٹی کے پرابلم حل کرنے میں دلچسپی لیتا ہوں۔ بعض دفعہ بیویوں کے مطالبات پرابلم پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ مرد کی طرف سے زیادتی ہو رہی ہوتی ہے۔ مرد کو ملازمت نہیں مل رہی ہوتی تو دوسری طرف بیوی کے مطالبات ہوتے ہیں تو اس طرح میاں بیوی میں مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ احمدی خوشگوار عائلی زندگی گزاریں، جماعت ایسے میرج کونسلنگ کے پروگرام منعقد کر رہی ہے جس میں احمدی نوجوانوں کو ان مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے راہنمائی فراہم کی جاتی ہے جو کہ انہیں شادی شدہ زندگی میں پیش آ سکتے ہیں۔ چنانچہ اب ہم دونوں کو بلاتے ہیں اور اس طرح دینی تعلیم کے مطابق اچھی طرح سمجھاتے ہیں۔

ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ ہمیشہ سے جماعتی ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو سراہتی رہی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''یہ پیغام ساری دنیا کے لئے ہے۔ آج دنیا کو اس پیغام Love For All کی بہت ضرورت ہے۔ آپ یورپین پارلیمنٹ کی ممبر ہیں آپ کو چاہئے کہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ اس نے سنا ہے کہ احمدیوں پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ نیز بتایا کہ اس نے مشرقی یورپین ممالک میں احمدیوں کو درپیش مسائل سے External Action Force کو بھی آگاہ کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''ان مشرقی یورپین ممالک میں ہمیں بعض مسائل کا سامنا ہے۔ قرغیزستان میں بھی مسائل ہیں۔ اب حال ہی میں قزاقستان میں جماعتی رجسٹریشن کینسل کی گئی۔ بعض گروہ حکومت پر دباؤ ڈال کر جماعت کو Ban کروانا چاہتے ہیں۔ ہم پر الزام یہ ہے کہ آپ کی کمیونٹی فساد پیدا کر رہی ہے۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ بات تو اس کے بالکل اُلٹ ہے۔ آپ تو ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میری دعا ہے کہ آپ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوں۔

MEP نے بتایا کہ ان کا تعلق یونان سے ہے اور وہ ہر سال گرمیوں میں یونان جاتی ہیں تا کہ ان کی فیملی یونانی ثقافت کو اپنائے رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا:

تمام لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خاندان کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Greek Economic Crisis کے بارے میں موصوفہ کے تاثرات دریافت فرمائے۔ جس پر موصوفہ نے جواب دیا کہ وہ یورو کرنسی کے خلاف ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضور اس کے حق میں ہیں، **صرف یورپ نہیں بلکہ پوری دنیا کی ایک ہی کرنسی ہونی چاہیے۔**

ملاقات کے اختتام پر موصوفہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر آف پارلیمنٹ کو اگلے سال ہونے والے Peace Symposium میں شمولیت کی دعوت دی۔

آخر پر ممبر آف پارلیمنٹ نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ وہ جس حد تک ممکن ہوا احمدیہ جماعت کی مدد کریں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر آف پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور انہیں منارۃ المسیح کا سوونیئر اور چند کتب عطا فرمائیں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نئی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace بھی شامل تھی۔

یہ ملاقات چھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

اسٹونیا کے ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

اس کے بعد ملک اسٹونیا (Estonia) سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ گزشتہ آٹھ سال سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ ہیں اور اس سے قبل اسٹونیا کی نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یورپین پارلیمنٹ میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے عرض کیا کہ حضور انور کا یہ دورہ نہایت اہم ہے۔ اس وجہ سے ہم خصوصی طور پر حضور انور کے پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں تو (دین) کی صحیح تعلیمات پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں جو کہ امن پر مشتمل ہیں۔ احمدیہ جماعت ساری دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور (دینی) تعلیمات پر عمل کر رہی ہے اور اس جماعت کا (دین) کے ان شدت پسند گروہوں سے دور کا بھی تعلق نہیں جنہیں میڈیا میں اکثر دکھایا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MEP سے اسٹونیا کی معاشی (Economic) صورتحال کے متعلق استفسار فرمایا۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ مالی بحران میں اسٹونیا بہت زیادہ متاثر نہیں ہوا اور یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ اسٹونیا میں ایک مستحکم گورنمنٹ موجود ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ اسٹونیا کی حکومت مستحکم ہے اور وہاں پر کوئی اندرونی اختلافات بھی موجود نہیں ہیں۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسٹونیا کی معاشی ذرائع کے متعلق دریافت فرمایا جس پر موصوف MEP نے بتایا کہ اسٹونیا کی معاشیات مشینری، ماڈرن ٹیکنالوجی، ٹیکسٹائل اور لکڑی کی پیداوار پر انحصار کرتی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ انہیں فرینڈز آف احمدیہ گروپ کا وائس چیئرمین بن کر بہت خوش ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک چھوٹے ملک کے شہری ہونے کے باعث اقلیتوں اور چھوٹے گروپوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اس پر موصوف نے بتایا کہ چونکہ اسٹونیا، سوویت یونین کا حصہ تھا اس لئے ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے کمیونزم کے سایہ میں کس طرح پچاس برس گزارے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ 1939ء میں وہ تین برس کے تھے تب سے لے کر 1989ء تک وہ ایک مرتبہ بھی ملک سے باہر نہ جا سکے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کیا کمیونزم کے دور میں اسٹونیا میں بھی مذہب کی بنیاد پر مظالم کئے گئے تھے؟ موصوف نے بتایا کہ منظّم مذہبی جماعتوں کو ختم کرنے اور ان کو دبانے کے لئے باقاعدہ کوششیں ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے چرچ زیرزمین چلے گئے تھے اور تمام مذہبی سرگرمیوں پر پابندی تھی اور لوگ چھپ کر گھروں میں ہی مذہبی رسومات ادا کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اسٹونیا میں مسلمان موجود تو ہیں لیکن ان کی تعداد بہت قلیل ہے تا تارستان اور آذربائیجان سے بھی لوگ آ کر آباد ہوئے ہیں۔ ہمارے ملک کی آبادی 1.4 ملین ہے اور ہمارے ملک سے یورپین پارلیمنٹ میں چھ ممبرز ہیں۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ برطانیہ میں جماعت کی تعداد 30 ہزار کے قریب ہے، جرمنی میں بھی بڑی کمیونٹی ہے، یہاں بیلجیئم میں دو ہزار کے قریب ہے، یورپ کے کافی ممالک میں ہماری کمیونٹی ہے۔ پاکستان میں ہم ملینز میں ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں مظالم کا سامنا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں احمدیوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت کے خلاف قوانین بنائے گئے۔ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا تھا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے بعد جو بھی حکومت آئی مخالف کی ہمدردی اور اشیر باد حاصل کرنے کے لئے ہمارے خلاف قوانین سخت سے سخت تر کرتی رہی۔ جنرل ضیاء الحق نے بہت سخت قوانین بنائے اور پھر جماعت پر مظالم شروع ہوئے جو انتہاء پر ہیں اور مسلسل جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ پاکستانی گورنمنٹ سے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے متعلق پوچھیں تو گورنمنٹ کا یہی جواب ہوتا ہے کہ احمدیوں پر پاکستان میں مظالم نہیں ہوتے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کوئی احمدی سلام بھی کہے تو اسے تین سال قید کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اس وجہ سے کہ آپ مسلمانوں جیسا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ ایک ہندو اور کرسچن تو سلام کہہ سکتا ہے مگر احمدی نہیں احمدی کہے تو تین سال سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

اس کے علاوہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے فارم بھرتے ہوئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس فارم کو فل (Fill) کرے جس میں حضرت مسیح موعود کے متعلق نامناسب زبان استعمال کی گئی ہے۔ احمدی کے لئے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کرے۔ چنانچہ پاسپورٹ پر احمدی لکھ دیا جاتا ہے اور اس طرح تفریق کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا تعلیمی میدان میں بھی احمدیوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ سکول اور کالجوں میں داخلہ فارم پر لکھنا ضروری ہے کہ آپ کا کس مذہب سے تعلق ہے۔ جب سکول والوں کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں بچہ احمدی ہے تو وہ اسے ذہنی طور پر اذیت دیتے ہیں اور بسا اوقات بغیر کسی وجہ کے فیل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح امتحانات میں ناانصافی کرتے ہیں اور احمدی طلباء کے ساتھ یہ ظلم وہاں ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا احمدیوں پر ظلم اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ حال ہی میں ایک محمد علی نام کے احمدی پر اس وجہ سے کیس بنایا گیا کہ اس کا نام مسلمانوں کے ناموں جیسا ہے۔ اس طرح کی باتیں تو مضحکہ خیز ہیں۔ اس نے اپنا یہ نام اپنے گھر کے بیرونی گیٹ پر لکھا ہوا تھا۔ مخالفین نے کہا تم یہ مسلمانوں والا نام نہیں رکھ سکتے پولیس والا آیا اور نام کی پلیٹ پر پینٹ کر دیا۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ کے ایک استفسار پر حضور انور نے فرمایا اب جماعت 202 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور ملینز کی تعداد میں صرف افریقہ میں احمدی موجود ہیں۔ مسلمانوں میں سے بھی احمدی ہوئے ہیں اور عیسائیوں میں سے بھی احمدی ہوئے ہیں۔ احمدیت میں داخل ہونے والے تمام لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں جب احمدیت کی طرف سے پیش کردہ تعلیمات کا پتہ چلا تو تب ہمیں معلوم ہوا کہ حقیقی (دین) تو یہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے تب ہم احمدیت کی طرف فطرتی طور پر کھنچے چلے آئے۔ عرب لوگ بھی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ احمدی پُرامن ہونے کے اعتبار سے دوسروں سے مختلف ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ کے ایک استفسار کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا ہوگا۔ اسلام کا آغاز آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہوا۔ پھر آپ کی وفات کے تیس سال بعد تک خلافت راشدہ رہی۔ اس کے بعد بادشاہت اور ملوکیت کا دور آیا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ پھر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب لوگ (دین) کی حقیقی تعلیمات کو بھول جائیں گے اور ان تعلیمات کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ مسیح موعود اور امام مہدی کو مبعوث کرے گا۔ جو (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیم دے گا۔

حضور انور نے فرمایا ہم احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو وہی مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا۔ امام مہدی نے بتایا کہ یہ سچی اور صحیح (دینی) تعلیم ہے اور میں خدا تعالیٰ سے راہنمائی پا کر یہ تعلیم دے رہا ہوں۔ آج ہم احمدی ہی ہیں جو (دین) کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ بھی یہی محسوس کرتا ہے کہ احمدی (دین) کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پاکستان، ہندوستان میں ملینز (احمدی) ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں مسلسل بڑھ رہے ہیں باوجود اس کے کہ قانون ہمارے خلاف ہے اور مخالفین کی طرف سے شدید مظالم کا سامنا ہے اس کے باوجود ہماری تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ ہم ہی سچے اور صحیح ...... ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال لاکھوں میں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ جو جماعت کو چھوڑتے ہیں وہ شاید سال بھر میں سو سے بھی زائد نہ ہوں۔ لیکن داخل ہونے والے لاکھوں میں ہیں۔ اب کیا ہم ان سے کوئی افہام وتفہیم کریں یا وہ ہم سے افہام وتفہیم کریں۔ اگر ہم (دین) کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں تو تمہارے کہنے پر ہم اس سچائی کو کیوں چھوڑیں۔

ملاقات کے آخر پر موصوف ممبر پارلیمنٹ Mr. Tunne Kelam نے کہا کہ میں آج اس ملاقات سے، حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ بہت سی چیزیں ہم میں ایک جیسی ہیں۔

یہ ملاقات سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمان موصوف کو مینارۃ المسیح کا کرسٹل سووینئر اور کتب تحفہ میں عطا فرمائیں۔

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

قرآن اور سائنسی علوم کے حصول کی ضرورت واہمیت

انسانی جدوجہد کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں جس کے ساتھ کسی نہ کسی طرح سائنس کا تعلق نہ ہو۔ کائنات کی پیدائش اور بگ بینگ تھیوری (Big Bang Theory) عجیب وغریب ایٹم کی دنیا اور اس کی مقدار، جینز (Genes) کی دریافت اور ڈی این اے (DNA) کا تصور یہ سب وہ سائنسی حقائق ہیں جن کا تعلق انسان کی زندگی سے ہے۔ ایک سائنسدان نے سائنس کو پانچ شعبوں میں تقسیم کیا ہے۔

1۔COSMOS، کائنات، کہکشاؤں اور ستاروں کی سائنس جو آفاق میں بکھرے پڑے ہیں (سیارے، نظام ہائے شمسی، ستارے اور کہکشائیں وغیرہ)

2۔Energy انرجی (قوت) جو ایسی کرنسی ہے جو تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

3۔Atom & Matter ایٹم اور مادہ کی سائنس جس نے دنیا کو گھیر رکھا ہے۔

4۔Life نباتات، جمادات، حیوانات اور جن وانس کی سائنس۔

5۔دماغ اور کمپیوٹر، خیالات اور ریسرچ کی پیچیدگیوں کا حل تلاش کرنے کی سائنس

سائنس کا لفظ لاطینی زبان سے نکلا ہے Scentia لاطینی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے جاننا۔ عربی میں علم وحکمت کی اصطلاح پائی جاتی ہے جب ترکوں کو اسلامی دنیا کی حکومت ملی تو انہوں نے علوم وفنون کی اصطلاح ایجاد کی جو غالباً سائنس کے مفہوم کے زیادہ قریب ہے۔

دنیا میں اکثر ایسی بحثیں چلتی رہی ہیں کہ مذہب اور سائنس کا آپس میں اتفاق ہے یا تضاد ہے۔ بعض مذہبی انتہا پسندوں نے تو کسی زمانے میں سائنسی علوم کے حصول کو ہی حرام قرار دے دیا۔ جن روشن خیال محققین نے بائبل سائنس اور قرآن کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ بعض شعبوں میں بائبل اور سائنس کا تضاد ہے لیکن قرآن اور سائنس کا کوئی تضاد نہیں۔

حضرت مسیح موعود نے نہ صرف یہ فرمایا ہے کہ مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں بلکہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ کو بڑے جدوجہد سے حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب مرحوم نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ قرآن کریم کا آٹھواں حصہ سائنس کے بارے میں ہے۔

بائبل، قرآن اور سائنس کا مصنف موریس بوکائیے (Maurice Bucaille) تسلیم کرتا ہے کہ قرآن کریم میں مقدس بائبل سے کہیں زیادہ سائنسی دلچسپی کے مضامین زیر بحث آئے ہیں۔ بائبل میں یہ بیانات محدود تعداد میں ہیں لیکن سائنس سے متبائن ہیں اس کے برخلاف قرآن میں بکثرت مضامین سائنسی نوعیت کے ہیں اس لئے دونوں میں کوئی مقابلہ نہیں۔ مؤخر الذکر میں کوئی بیان بھی ایسا نہیں جو سائنسی نقطہ نظر سے متصادم ہوتا ہو۔ یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جو ہمارے جائزہ لینے سے ابھر کر سامنے آئی ہے......

ہمارے علم کے مطابق اسلام کے نقطہ نظر سے مذہب اور سائنس کی حیثیت دو جڑواں بہنوں کی سی رہی ہے۔ شروع سے اسلام نے لوگوں کو حصول علم کی ترغیب دی ہے اور اس کا نتیجہ یہ رہا ہے کہ اسلامی تمدن کے دور عروج میں سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے جس سے نشاۃ ثانیہ سے قبل خود مغرب نے بھی استفادہ کیا۔ موجودہ سائنسی معلومات نے قرآن کی آیات پر جو روشنی ڈالی ہے اس سے صحیفوں اور سائنس کے درمیان مقابلہ کے لئے فہم وادراک کی ایک نئی راہ نکل آئی ہے۔ پہلے یہ آیتیں اس معلومات کے عدم حصول کی بنا پر مبہم تھیں جو ان کی توضیح وتشریح میں ممد ومعاون ہوسکتی ہے۔

(بائبل، قرآن اور سائنس مصنف موریس بوکائیے (Maurice Bucaille) مترجم ثناء الحق صدیقی ناشر ادارۃ القرآن دارالعلوم اسلامیہ کراچی ص 14 تا18)

درحقیقت سائنس اور علوم وفنون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور تمام علوم اللہ تعالیٰ کے ہی عطا کردہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

انسان کی فطرت میں کئی قسم کے ملکات ہوتے ہیں اور تمام ملکات اس قسم کے ہیں کہ ایک طرز اور وضع دوسرے کی طرز اور وضع پر شاہد ہے مثلاً بعض کی فطرت علم حساب اور ہندسہ سے ایک مناسبت رکھتی ہے اور بعض کی علم طب سے اور بعض کی علم منطق اور کلام سے لیکن خودبخود یہ استعداد مخفیہ کسی کو محاسب اور مہندس یا طبیب اور منطقی نہیں بنا سکتی بلکہ ایسا شخص تعلیم استاد کا محتاج ہوتا ہے اور پھر دانا استاد جب اس شخص کی طبیعت کو ایک خاص علم سے مناسبت دیکھتا ہے تو اس کے پڑھنے کی اس کو رغبت دیتا ہے اس کے مناسب یہ شعر ہے۔ ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند
میل طبعش اندراں انداختند

اس تعلیم یابی کے بعد وہ ملکہ جو تخم کی طرح چھپا ہوا تھا بھڑک اٹھتا ہے اور طرح طرح کی باریکیاں اس علم کی اس کو سوجھتی ہیں اور جو کچھ اس فن کے متعلق نئے نئے امور من جانب اللہ اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اگر ان کا الہام اور القا نام رکھیں تو کچھ بعید نہیں ہوتا کیونکہ بلاشبہ وہ تمام عمدہ باتیں جن سے انسانوں کو نفع پہنچتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالی جاتی ہیں جیسا کہ اللہ جلشانہ بھی درحقیقت اسی کی طرف اشارہ فرما کر کہتا ہے۔ فالھمھا فجورھا و تقوٰھا۔ (الشمس:9)

یعنی بری باتیں اور نیک باتیں جو انسانوں کے دلوں میں پڑتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی الہام ہوتی ہیں۔ اچھا آدمی اپنی اچھی طبیعت کی وجہ سے اس لائق ہوتا ہے کہ اچھی باتیں اس کے دل میں پڑیں اور برا آدمی اپنی بری طبیعت کی وجہ سے اس لائق ٹھہرتا ہے کہ برے خیالات اور بداندیش کی تجویزیں اس کے دل میں پیدا ہوتی رہیں اور درحقیقت نیک انسان اس قسم کے الہامات کے حاصل کرنے کے لئے فطرتاً ایک نیک ملکہ اپنے اندر رکھتا ہے اور برا انسان فطرتاً ایک برا ملکہ رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی ملکہ فطرتی کی وجہ سے بہت سے لوگ اچھی اور بری تالیفیں اور پاک اور ناپاک ملفوظات اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں ...... مثلاً جس نے ریل ایجاد کی اس کو یہی القا ہوا تھا اور جو تار برقی کا موجد گزرا ہے وہ بھی ان معنوں کے ملہم ہی تھا۔ درحقیقت نفس القاء میں تو انبیاء اور حکماء بلکہ کافر اور مومن برابر ہیں مگر فرق یہ ہے کہ انبیاء کا القا ہمیشہ صحیح ہوتا ہے۔...... وحی آسمان سے دل پر ایسی گرتی ہے جیسے کہ آفتاب کی شعاع دیوار پر...... ۔ القاء خوض اور فکر کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور ہوش وحواس کی قائمی اور انسانیت کی حد میں ہونے کی حالت میں ظہور کرتا ہے لیکن یہ القا صرف اس وقت ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے تصرف میں آجاتا ہے اور اپنا ہوش اور اپنا خوض کسی طور سے اس میں دخل نہیں رکھتا اس وقت زبان ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا یہ اپنی زبان نہیں اور ایک دوسری زبردست طاقت اس سے کام لے رہی ہے......۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد6 ص19)

پس ہر قسم کے علوم وفنون بھی خدا کی طرف سے القاء ہوتے ہیں جس میں انسانی غوروخوض کا بھی دخل ہوتا ہے تاہم انبیاء کی وحی یا القاء بالکل مختلف چیز ہے اور اس میں انسان کے خیالات کا کسی قسم کا دخل نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود نے سائنس اور قرآن میں موافقت اور علم ومعرفت کی تعریف اور علوم جدیدہ حاصل کرنے کے لئے کیوں جدوجہد کرنی چاہئے؟ وغیرہ موضوعات پر سیر کن بحث کی ہے۔ حضرت اقدس کے ملفوظات میں سے کچھ متفرق تحریریں پیش ہیں۔

سائنس اور قرآن

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ کوئی فلسفہ اور سائنس خواہ وہ اپنی اس موجودہ حالت سے ہزار درجہ ترقی کر جاوے مگر قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ یہ نئے علوم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکتے مگر اس شخص کی نسبت ہم کیونکر ایسی رائے قائم کرسکتے ہیں جس کی نسبت ہمیں معلوم ہے کہ اس کو علوم قرآن سے مس ہی نہیں اور اس نے اس طرف کبھی توجہ بھی نہیں کی بلکہ کبھی ایک سطر بھی قرآن شریف کی غوروتدبر کی نظر سے نہیں پڑھی۔

(ملفوظات جلد5 ص648)

اس بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں:۔

یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کررہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔

(ملفوظات جلد5 ص677)

پھر فرماتے ہیں:۔

سائنس اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت ایک کمزور مذہب ہے اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے۔ لیکن...... طاقتور ہے یہ اس پر غالب آجائے گا۔

(ملفوظات جلد4 ص300)

فرمایا علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یخشی ...... (فاطر:29) اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے (ملفوظات جلد3 ص7)

پھر فرمایا:

علوم ہیں ہی کیا؟ صرف خواص الاشیاء ہی کا تو نام ہے۔ سیارہ، ستارہ، نباتات کی تاثیریں اگر نہ رکھتا تو اللہ تعالیٰ کی صفت علیم پر ایمان لانا انسان کے لئے مشکل ہو جاتا۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد خواص الاشیاء ہے اسی سے یہ غرض نہیں کہ ہم حکمت سیکھیں۔ علوم کا نام حکمت بھی رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ومن یوت الحکمة ......(البقرہ:270)

(ملفوظات جلد1 ص79)

علوم جدیدہ کے حصول کی اہمیت

فرمایا:

میں ان ......کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات...... سے بدظن اور گمراہ کردیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس ...... سے بالکل متضاد چیزیں ہیں حالانکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا بھی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کردینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا۔ وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور...... سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو ...... کے تابع کرتے الٹا ......کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کرکے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ یاد رکھو کہ یہ کام وہی کرسکتا ہے یعنی خدمت وہی بجا لاسکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔ بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چندروز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم ...... کا پابند رہتا ہے جوں جوں ادھر قدم بڑھتا چلا جاتا ہے۔...... کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے کہ یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہوسکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(ملفوظات جلد اول ص44,43)

IAAAE کا دستور اساسی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) قائم ہوئی اور اس کا دستور اساسی (Constitution) حضور کی ہی راہنمائی میں تیار ہو کر پہلے سرپرست (Patron) حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کے ذریعے پیش ہو کر منظور ہوا اس میں جہاں ایسوسی ایشن کے اغراض ومقاصد دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ سائنسی انکشافات کو قرآن کریم کی پیشگوئیوں سے ہم آہنگ ہونا ثابت کیا جائے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

To interpret & corelate scientific research in the light of Holy Quran to substantiate the Quranic truth with modern discoveries.

یہ کام علم سے محبت کرنے والوں کو کرنا چاہئے۔

سالانہ علمی مقابلہ جات 2012ء

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنے 9ویں سالانہ علمی مقابلہ جات مورخہ 7 اور 8 دسمبر 2012ء کو منعقد کرنے کی توفیق سعید حاصل ہوئی۔ مقابلہ جات کا انعقاد ایوان ناصر ربوہ میں ہوا۔ مورخہ 7 دسمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کے ساتھ مقابلہ جات کے انعقاد کا افتتاح فرمایا۔ جس کے معاً بعد مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔

اس پروگرام میں کل 8 مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ملکی حالات کے پیش نظر ہر ضلع سے محدود تعداد میں انصار کو شمولیت کی اجازت تھی۔ دونوں روز صبح نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نمازوں کا انتظام ایوان محمود میں، مہمانوں کی رہائش دفتر انصاراللہ مرکزیہ کے گیسٹ ہاؤسز اور سرائے مسرور میں جبکہ کھانا کھانے کا انتظام دفتر انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں کیا گیا تھا۔

اس علمی مقابلہ جات میں پاکستان بھر سے 32 اضلاع کی 121 مجالس کے 208 انصار نے شمولیت اختیار کی۔ امسال 8 علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ القرآن، نظم، بیت بازی، تقریر معیار خاص، تقریر اردو فی البدیہہ، دینی معلومات اور مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود شامل تھے۔ مقابلہ تقریر معیار خاص بین العلاقہ میں ہر علاقہ سے ایک مقرر نے حصہ لیا جبکہ مقابلہ دینی معلومات اور بیت بازی، بین الاضلاع میں ہر ضلع سے دو ممبران پر مشتمل ٹیم نے حصہ لیا۔ اسی طرح انفرادی مقابلہ جات میں ہر زعامت علیا یا مجلس سے ایک رکن نے حصہ لیا۔ امسال علمی ریلی میں بہترین ناصر محترم محمد شاہد قریشی صاحب آف کراچی اور بہترین ضلع کراچی قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے مبارک فرمائے۔

مورخہ 8 دسمبر 2012ء کو دن 12 بجے اس پروگرام کی اختتامی تقریب ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب منتظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے علمی مقابلہ جات میں نمایاں اعزاز پانے والے انصار، علاقہ جات اور اضلاع میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعائیہ کلمات میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمام احمدی انصار بھائیوں کے علم و عرفان اور ایمان و ایقان اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام شرکاء ریلی اور مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

آٹھویں سالانہ تقریب آمین 2012ء

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

مجلس انصاراللہ ربوہ کے تحت آٹھویں تقریب آمین 10 دسمبر 2012ء کو شام 4:15 دفتر مقامی ربوہ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کی۔ تلاوت اور عہد کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے "احادیث نبویہ کی روشنی میں قرآن پڑھنے پڑھانے کے فضائل" پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد درانی صاحب منتظم تعلیم القرآن انصاراللہ مقامی نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ربوہ کے تمام محلّہ جات سے ان انصار کے کوائف حاصل کئے گئے جن کو ناظرہ قرآن کریم نہیں آتا۔ پھر زعماء و نائب زعماء تعلیم القرآن کے ذریعہ انفرادی اور اجتماعی کلاسز کے ذریعہ قرآن کریم سکھانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ نظر وصحت کی کمزوری اور ناخواندگی جیسی مشکلات آڑے آتی رہیں۔ تعلیم القرآن ہی کے سلسلہ میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے تعلیم القرآن کے عہدیداران کے ساتھ رابطے رہے تاکہ اطفال، اطفال کی عمر میں ہی اور خدام، خدام کی عمر میں ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھ جائیں اور نہ جاننے والے انصار کو بھی قرآن کریم ناظرہ سکھانے کی کوشش کی جائے۔

ربوہ کے 47 محلّہ جات میں کسی ایک نماز کے بعد روزانہ ایک آیت یا دو چھوٹی آیات کا لفظی ترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام ہے۔ جس کے لئے حاضرین کو پڑھنے کیلئے قرآن کریم کے پارے بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بعض محلّہ جات آہستہ آہستہ تین تین پاروں کا ترجمہ مکمل کر چکے ہیں۔ بعض انصار انفرادی طور پر بھی ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ اس وقت ربوہ کے 794 انصار قرآن کریم کا مکمل ترجمہ جانتے ہیں جبکہ 612 انصار مختلف مراحل پر ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ دوران سال محلّہ دارالعلوم شرقی مسرور کے مکرم فلک شیر صاحب نے قرآن کریم کا ترجمہ مکمل کیا اور محلّہ دارالشکر شمالی کے مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب پہلے سترہ پارے جبکہ مکرم ماسٹر مرزا بشیر احمد صاحب پہلے دس پارے ترجمہ کے ساتھ مکرم رانا منور احمد شاہد صاحب سے پڑھ چکے ہیں۔

امسال جب قیادت تعلیم القرآن کے تحت ترجمۃ القرآن کا پرچہ شروع ہوا۔ تو پہلی تینوں سہ ماہیوں میں ربوہ سے تقریباً دو ہزار پرچہ جات حل کر کے بھجوائے گئے۔

ربوہ کے 4935 انصار ناظرہ قرآن کریم جانتے ہیں جبکہ دوران سال 112 انصار ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے رہے۔ آج کی اس آٹھویں سالانہ تقریب آمین کیلئے زعماء حلقہ جات و نائب زعماء تعلیم القرآن کے مشورہ سے مختلف محلّہ جات سے شروع سال سے ہی 22 انصار کو ٹارگٹ کیا گیا۔ سارا سال ان کے اساتذہ نے ان پر محنت کی۔ دوران سال ان میں سے تین انصار تو ربوہ سے باہر چلے گئے۔ جبکہ 13 انصار بمشکل قاعدہ یسرنا القرآن ہی ختم کر سکے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال درج ذیل چھ انصار کو پہلی دفعہ قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔

1۔ مکرم مہر ناصر احمد صاحب، دارالصدر شرقی طاہر، 2۔ مکرم چودھری ناصر احمد اٹھوال صاحب دارالصدر شرقی طاہر، 3۔ مکرم چوہدری طارق محمود صاحب محلّہ دارالنصر شرقی محمود، ان تینوں نے زعیم انصاراللہ مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب سے 4۔ مکرم ارشد علی رضا صاحب ناصر آباد شرقی نے مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب سے، 5۔ مکرم حفیظ احمد صاحب محلّہ باب الابواب شرقی نے مکرم اعجاز احمد صاحب سے اور 6۔ مکرم چوہدری نذیر احمد جٹ صاحب ڈاور نے مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ مگر افسوس کہ آخر الذکر ناصر کی عمر نے وفا نہ کی اور وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اس طرح مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر اہتمام آج کے انصار سمیت کل 42 انصار کی تقریب آمین کی جا چکی ہے۔

بعد ازاں صدر مجلس نے تلاوت اور ترجمہ سیکھنے کی برکات پر خطاب فرمایا۔ قرآن ناظرہ مکمل کرنے والوں اور ان کے اساتذہ کو تحائف پیش فرمائے۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

سالانہ تربیتی پروگرام مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ

مکرم رفیع احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 4 نومبر 2012ء کو مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کو ایک روزہ سالانہ تربیتی پروگرام شریف آباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ افتتاحی اجلاس صبح ساڑھے دس بجے مکرم عبدالمجید زاہد صاحب ناظم ضلع عمرکوٹ کی صدارت میں ہوا اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد و نظم کے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع نے افتتاحی تقریر اور دعا کروائی۔ تلاوت قرآن کریم نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے علمی مقابلہ جات مرکز کی طرف سے دیئے گئے۔ نصاب کے مطابق کروائے گئے۔ علمی مقابلہ جات کے بعد مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی ضلع عمرکوٹ نے سیرت النبیؐ کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرے سیشن میں سو گز دوڑ، لانگ جمپ، کلائی پکڑنا اور رسہ کشی کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ رسہ کشی کا فائنل میچ مجلس محمد آباد اور مجلس نبی سر روڈ کے درمیان ہوا جو کہ دلچسپ مقابلے کے بعد مجلس محمد آباد نے جیت لیا۔ ساڑھے بارہ بجے تا دو بجے دوپہر وقفہ برائے طعام اور تیاری نماز ظہر وعصر ہوا۔

اختتامی اجلاس مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ کی زیر صدارت ہوا اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ ناظم ضلع عمرکوٹ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر محترم امیر صاحب ضلع نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات تقسیم کئے اور اختتامی تقریر کی۔ دعا کے بعد ایک روزہ اجتماع کے اختتام ہوا۔ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔ تین چار سال کے وقفہ کے بعد اجتماع ہوا اس لئے انصار بڑے جذبہ اور شوق کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوئے اس اجتماع میں انصار کے علاوہ خدام و اطفال بھی شامل ہوئے ضلع کی سو فیصد مجالس نے اس اجتماع میں نمائندگی اور ٹوٹل حاضری 310 رہی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تربیتی اجتماع کے بہتر نتائج پیدا کرے اور انصار پہلے سے بڑھ کر اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں۔ آمین

ایم ٹی اے کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

19 دسمبر 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
1:55 am	خلافت قدرت ثانی
2:30 am	آسٹریلین جنگلی حیات۔کینگروز
3:05 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
7:10 am	فرنچ پروگرام
7:45 am	آسٹریلین جنگلی حیات۔کینگروز
8:15 am	خلافت قدرت ثانی
8:55 am	سیرت النبی ﷺ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
1:25 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال وجواب
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	سواحیلی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:45 pm	الترتیل
6:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مارچ 2007ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	فقہی مسائل
8:30 pm	کڈز ٹائم
8:55 pm	فیتھ میٹرز
9:50 pm	میدان عمل کی کہانی
11:00 pm	الترتیل
11:20 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء

20 دسمبر 2012ء

12:45 am	ریئل ٹاک
1:45 am	فقہی مسائل
2:10 am	کڈز ٹائم
2:35 am	میدان عمل کی کہانی
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
4:10 am	انتخاب سخن

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	الترتیل
6:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
7:25 am	فقہی مسائل
7:50 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:45 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور ڈنمارک
12:25 pm	کسر صلیب اردو پروگرام
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء
8:05 pm	کسر صلیب
9:00 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:45 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور
11:45 pm	روحانی خزائن کوئیز

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔دسمبر

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:08

نیا سال مبارک ○ جلسہ سالانہ قادیان مبارک

الرفیع بینکوئیٹ ہال

فل ایئر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ

رشید برادرز گولبازار ربوہ

Shop: 047-6211584 | Hall: 047-6216041

Rasheed uddin 0300-4966814 | Aleem uddin 0300-7713128

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر

سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر

کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل

100% معیاری رزلٹ

☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کرواکے دیے جاتے ہیں۔آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔

☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔

☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔

☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت

☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔

پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کرکے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

FR-10

STUDY IN GERMANY

➢ Quick Package for students with:

● Intermediate (Pre- Eng.,Pre- Medical, General Science, Economics, Computer Science, Commerce) Minimum 65% Marks

Bachelor (B.Sc,B.C.S, B. Eng, B Com. B.B. A and other Technical fields)

& A- Level (with 4 subjects, 1 language) Minimum 65% Marks

Best offer for Pharmacy & Medical field students

Minimum 75% marks, fresh candidates preferred

ADMISSION IN JUST 4 WEEKS

EMBASSY APPEARANCE IN JUST 7 WEEKS

Deposit Fee: starting from 2560 Euros +Bank account 8.000 Euros

➢ Direct Package for students with:

● Intermediate (Requirement: good in Mathematics)

Study in English till Masters in just 18.000 Euros

Scholarship up to 5000 Euros on good performance

100% Visa: No bank account

Bachelors possible in several Engineering & Business fields

Deposite Fee: 18.000 Euros with accommodation and other facilities

Consultancy+Admission+Embassy Documentation+Interview Preparation

Even After reaching Germany, Pick up service from Airport till University

Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany

Office Tel: +4961508309820, Mob: +49176 56433243, +49 1577 5635313

Email:erfolgteam@hotmail.de Skype ID: erfolgteam

نواب شاہی گولیاں مردانہ طاقت کی دوا

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434 -6211434